خیر النّساء بہتر
(والدہ ماجدہ سید ابوالحسن علی ندویؒ)

بچیوں سے باتیں

آ ؤ بچیو! جس گھر میں تم ابھی آرام کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہو اور پھر جس گھر میں تمہیں جانا ہے' اس کا پُورا پُورا نقشہ میں تمہیں دکھاؤں، اگر تم کچھ بھی عقل رکھتی ہو تو فوراً سمجھ لوگی کہ ہم کہاں ہیں، اور کہاں جائیں گے۔ آج ہم کیا کرتے ہیں اور کل ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کیا کیا معاملات درپیش ہیں اور پھر کیا کیا پیش آئیں گے، آج ہم والدین کے زیرِ سایہ ہیں ہمیں کوئی بُرائی نہیں پہنچا سکتا، کل ہم کِس کے زیرِ سایہ ہوں گے، ترش رُوئی، بد اخلاقی، بدمزاجی، آرام طلبی، کاہلی، تنہا خوری، خود غرضی، ان باتوں پر ہمارے والدین خاک ڈالتے رہتے ہیں، پھر ہماری عیب پوشی کون کرے گا، دوسرا کیوں برداشت کرے گا۔ اگر تم یہ معاملات خوب سمجھ لوگی تو نہایت آرام سے اپنے والدین کے پاس رہ کر بخوبی واقفیت حاصل کرلوگی کہ یہاں کیا کرنا چاہیے اور دوسری جگہ کیا کرنا چاہیے۔ اس زندگی کا لُطف کن باتوں سے حاصل ہوسکتا ہے۔

اے بچیو! میں تمہیں بتاؤں، اگر تم غور سے سنو۔ اگر تم یہ زندگی بہ آرام وعیش اور لُطف کے ساتھ بسر کرنا چاہتی ہو تو جو نصیحتیں میں کروں اس پر عمل کرو۔

پہلے میں تمہارے والدین کے یہاں رہنے کا طریقہ بتاؤں گی جس سے تمہیں بہت کچھ تجربہ ہوسکتا ہے، پھر سُسرال کا طرزِ انداز دکھا کر اس کے برتنے کا طریقہ بتاؤں گی، جس کے باعث تم معاملات سے واقف ہوجاؤ گی پھر تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا، بلکہ ہر شخص آرام پہنچانے والا ہوگا۔ تمہارے والدین خوش ہوں گے، تمہارے اخلاق ظاہری و باطنی دیکھ کر اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، تمہارے شوہر تمہارے مطیع وفرمانبردار رہیں گے، تمام کنبہ تمہارا ہمدرد اور ہاتھ بٹانے والا ہوگا، تمہارے بڑوں میں جو اخلاق تھے وہ تمہیں حاصل ہوجائیں گے، تمہارا انتظام دیکھ کر ہر شخص خوش ہوگا، ہر ایک تمہاری عزت کرے گا۔ قصّہ مختصر پہلے ماں باپ کا گھر اپنے بل بُوتے پر سنبھالو، اگر یہاں یہ رنگ رہا تو سُسرال میں بھی یہی رہے گا۔ اب اسی سلسلہ میں یہ کہتی ہوں کہ سُسرال میں جاتے ہی سب سے پہلے جو تمہیں کرنا ہے اور جس میں تمہارا امتحان لیا جائے گا۔ وہ انتظام خانہ داری ہے، اور گھر کی صفائی، مہمانوں کی خاطر مدارات، عزیزوں کے ساتھ سلوک نیک، اور تمہاری دست کاری، سب سے زیادہ ضروری خانہ داری کا انتظام ہے، اگر یہ نہ آیا تو گویا تم کچھ نہ کر سکیں، ابھی تمہیں بتانے والے اور سکھانے والے بھی موجود ہیں۔ کل کوئی پُرسان حال نہ ہوگا، جو تم پر پڑے گی۔ جب تم آج نہ کروگی تو کل نہ بنے گا، اور بنے گا بھی تو ہزار مصیبت اُٹھا کے، غفلت تمہاری خصلت ہوجائے گی تو دوسروں کی نظر

میں خفیف ہو جاؤ گی، پھر عزت کیسی اور کہاں کی خوشی۔ اے بچّیو! میں یہ خوب سمجھتی ہوں کہ تم کبھی ٹھیک ہو جاؤ گی، جو نہیں آتا وہ سب آ جائے گا، جو عیب ہیں وہ ہُنر پیدا کر لیں گے، کیونکہ یہی دنیا کی مصیبتیں تمہیں سنواریں گی، مگر کس کام کا سنورنا، جب تمہارے بھلا چاہنے والے اور آرزو کرنے والے نہ رہیں گے۔

میری تو یہ خواہش ہے کہ ابھی سے تم وہ خوبیاں اور ہُنر پیدا کر لو کہ جو مصیبتیں آنے والی ہوں اُن کی یہ سپر بن جائیں، تمہیں اگر یہ خیال ہے کہ ہمیں سب کچھ آتا ہے اور موقع پر سب کچھ کر سکتے ہیں تو یہ غلط ہے۔ اگر چہ تم نے کبھی کبھار اپنے کپڑے سی لیے، یا کسی کپڑے کی کتر بیونت کر لی یا کبھی ایک ہانڈی تیار کر لی یا کسی کرتے، ٹوپی، بٹوے میں ایک بوٹہ بنا دیا۔ کلام مجید پڑھ کر صرف دو چار کتابیں لے بھاگیں کہ اس کے مسئلے مسائل اور ان کتابوں کے سبب تالیف سے بھی واقف نہ ہوئیں، یہ قابلیت بھی کوئی قابلیت ہے۔ اگر کوئی کچھ پوچھ بیٹھے تو دیکھتی رہ جاؤ، تمہیں لازم ہے کہ جس کام کی طرف جھکو، چاہے وہ کتنا ہی دشوار ہو، آسانی کر کے رکھ دو، کسی کی مدد کی حاجت نہ ہو، نہ تمہیں ماما رکھنے کی ضرورت ہو، نہ اپنے بزرگوں کی تم محتاج ہو، نہ مردوں کی، ایسی ہوشیار اور پھرتی سے کام کرو کہ مرد بھی حیران رہ جائیں۔ بچوں کی خدمت بھی اچھی طرح سے کرو، ان کی تیمارداری اور خانہ داری بھی کرتی رہو، یہ نہ کرو کہ ایک ضرورت پڑ جائے تو سو ضرورتوں کو کھو بیٹھو، ہر بات کا خیال رکھو، کبھی کبھی باہر کی بھی خبر لیتی رہو، اگر یہ سب وصف موجود ہوں تو بگڑی بھی بنا سکتی ہو اور اگر کوئی نقصان ہو جائے گا تو تمہاری عقل اسے ٹھیک کر دے گی، دوست کو دوست سمجھو گی اور دشمن کو دشمن۔ جو بات کہو گی، سمجھ کر کہو گی، نہ خود نقصان اٹھاؤ گی، نہ دوسروں کو پہنچاؤ گی، لڑائی جھگڑے تم سے کوسوں دور رہیں گے، ہر جگہ تمہاری آؤ بھگت ہو گی، دشمن بھی تمہارے دوست بن جائیں گے، کسی کو تم سے شکایت کا موقع نہ رہے گا، تمہارے عاقلانہ برتاؤ سے ہر شخص محبت سے پیش آئے گا، اگر کوئی خلاف بات بھی ہو جائے گی تو وہ خلاف نہ معلوم ہو گی۔ عقل مند اگر بیوقوفی کی بھی کوئی بات کرتا ہے تو وہ اچھی نہیں سمجھی جاتی، بیوقوف اپنی نادانی سے بنے ہوئے کام بگاڑ دیتا ہے، دوست کو دشمن بنا لیتا ہے اور عقل مند دشمن کو دوست، جو جو نصیحتیں میں کر چکی ہوں اور کروں گی اُن کا سمجھنا اور کرنا سب عقل پر موقوف ہے، یہ خوب سمجھ لو کہ دنیا اور آخرت کی کل خوبیاں اسی عقل سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ عقل و حیا دو بڑے جوہر ہیں۔ شرم بھی ایسی چیز ہے کہ تمام عیبوں سے بچاتی ہے۔

☆☆☆